بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۲۲ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۱۱ محرم ۱۳۸۷ھ ۲۲ اپریل ۱۹۶۷ء | نمبر ۸۵

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۱ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۔۔ ربوہ ۲۱ اپریل۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللھم آمین

۔۔ ربوہ آج مورخہ ۲۱ اپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں علمی تقاریر کا ایک اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس میں شمولیت فرمائیں گے انشاء اللہ۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل احباب کی تقاریر ہونگی (۱) محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور (۲) محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی فاضل سابق مبلغ گیمبیا (۳) محترم سید مسعود احمد صاحب ایم۔ اے سابق مبلغ ڈنمارک۔

احباب کو چاہیئے کہ اس اجلاس میں بکثرت شریک ہو کر استفادہ کریں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ (خاکسار ابو العطاء)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

تاریخ امتحان ۱۶/۶/۶۷ بروز جمعہ برائے ربوہ۔ اور ۱۸/۶/۶۷ بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اول۔ (۱) ترجمہ قرآن مجید نصف اول پارہ ہشتم (۲) دعائے استخارہ اور کھانے کے بعد کی دعا

نصاب دوم۔ قرآن مجید ناظرہ یا یسرنا القرآن سنانا اور دعائیں زبانی۔ سب اراکین کرام انصار اللہ سے درخواست ہے کہ شامل امتحان ہو کر ثواب حاصل کریں۔ معیار دوم ناخواندہ اور معذورین کے لئے ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ)

امتحانات اطفال کے بارہ میں ضروری اطلاع

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات کے لئے امسال ۲۶ مئی جمعہ کا دن مقرر کیا گیا ہے حسب معمول یہ امتحانات چار الگ الگ حصوں میں ہوں گے۔ یعنی ستارۂ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال اور (۴) بدر اطفال

جملہ قائدین ناظمین و مربیان اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اطفال کو متعلقہ امتحانات کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کرادیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی حقانیت کی ایک زبردست دلیل

اسلام کی برکات اور ثمرات ہر زمانہ میں تازہ بتازہ پائے جاتے ہیں

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر ایک اور دلیل بھی عجیب تر ہے جس کی نظیر دوسرے مذاہب میں پائی نہیں جاتی اور وہ آپ کے دیئے ہوئے مذہب کا زندہ مذہب ہونا ہے۔ زندہ مذہب وہ مذہب ہوتا ہے جس کی زندگی کے آثار ہر وقت ثابت ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے ثمرات اور برکات اور تاثیرات کبھی مردہ نہیں ہوتے بلکہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ پائے جاتے ہیں۔ جو درخت خریف کے دنوں میں ٹنڈ ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی پھل پھول اور پتہ ان کا نظر نہیں آتا بلکہ نری خشک لکڑیاں نظر آتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پھلدار درخت ہے لیکن جب ربیع کا موسم شروع ہوتا ہے اور خزاں کا دور ختم ہو جاتا ہے تو پھلدار درختوں کی شان ہی الگ ہوتی ہے ان میں پھل پھول شروع ہو جاتے ہیں۔ جیسے یہ خریف اور ربیع کا دور جسمانی رنگ میں ہے۔ اسی طرح پر روحانی طور پر دین میں بھی خریف اور ربیع کے دو سلسلے ہوتے ہیں۔ ایک صدی جب گزر جاتی ہے تو لوگوں میں سستی اور غفلت اور دین کی طرف سے لاپرواہی شروع ہو جاتی ہے اور ہر قسم کی اخلاقی کمزوریاں اور عملی اور اعتقادی غلطیاں ان میں پیدا ہو جاتی ہیں یہ زمانہ غفلت اور لاپرواہی کا خریف کے زمانہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوتا ہے اور یہ ربیع کا زمانہ، یہی وہ زمانہ ہے جس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ ایک مجدد کو بھیج دیتا ہے جو نئے سرے سے دین کو تازہ کرتا ہے

پس یہ مجدد کا اور اسلام کا تازہ بتازہ رہنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے کیونکہ اسی سے اس مذہب کی زندگی ثابت ہوتی ہے۔ غور کرو کہ جن باغوں کے لئے خریف ہی ہو اور ربیع میں وہ اپنا کوئی نمونہ نہ دکھائیں اور ان میں تازگی اور شگفتگی پیدا نہ ہو۔ پھر وہ کیا بچیں گے۔ آخر وہ تو کاٹ کر جلا دیئے جائیں گے۔ یہی حال اس وقت دوسرے مذاہب کا ہو رہا ہے۔ ان پر خزاں کا اثر تو ہو چکا مگر ربیع کا دور ان میں نہیں آتا۔ خود ان کے ماننے والے تسلیم کرتے ہیں کہ ان میں وہ برکات، تاثیرات اور ثمرات جو ایک مذہب میں ہونے چاہئیں نہیں ہیں تو پھر ان کی اپنی شہادت کے موجود ہوتے ہوئے کسی اور دلیل کی کیا حاجت ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

[redacted]

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۷ء

نقال جماعت

میاں طفیل محمد نے جو مودودی صاحب کے ترجمان اعلیٰ ہیں اور اکثر جائز و ناجائز بیان دیتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں حیدر آباد میں مقامی دانشوروں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"ان کی جماعت پُرامن طریقوں پر یقین رکھتی ہے اور وہ اسلامی نظام کی ترویج کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ آپ نے کہا کہ اس طریق کار کی کامیابی یقینی ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں برصغیر میں گاندھی تحریک کی مثال پیش کی"۔

اس پر الفضل کے ایک نامہ نگار نے تحریر کیا۔

"حیرت ہے کہ "امیر الصالحین" نظام اسلامی کے قیام و ترویج کے طریق کار کی وضاحت کے لئے اسلام کی عہد اول کی تاریخ ہی نہیں۔ برصغیر میں قائد اعظم کی پُرامن جدوجہد کو نظر انداز فرما گئے۔ اور اس کے بجائے ان کو صرف، اور صرف، گاندھی تحریک کے سایہ میں پناہ لینی پڑی۔ جناب سید ابو الاعلیٰ مودودی (اصل امیر جماعت اسلامی) خوش ہوں گے کہ اگرچہ ان کی لکھی ہوئی "سیرۃ گاندھی" ضبط ہو گئی۔ مگر اس کا ایک "قیمتی ورق" مندرجہ بالا بیان کے "طفیل" اخباروں میں محفوظ کر لیا گیا"۔

اس پر ہفت روزہ شہاب رقمطراز ہے:-

ہمیں روزنامہ الفضل کی اس حیرت پر بے حد حیرت ہوئی ہے۔ اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ الفضل نے یہ بات کس طرح نظر انداز فرما دی کہ ان کے بقول امیر الصالحین جس تحریک کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس تحریک کی تنظیم بجز ان خطوط پر ہوئی ہے۔ جسے ان کے حضرت مسیح علیہ السلام نے قادیان میں بیٹھ کر سوچا تھا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تنظیم کا مرکز اور محور بننے کے لئے ... حضرت مسیح علیہ السلام نے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ اور ان کے بقول امیر الصالحین نے صرف مزاج شناس رسولؐ ہونے کی حد تک اپنے آپ کو پابند کر لیا۔ یہ احتیاط بھی اگر غور کیا جائے تو دہی ہیں اکتسابی ثابت ہوگی۔ اس کے بعد تنظیم کے تمام خدوخال اسی نظام جمعیت سے لئے گئے ہیں جس نظام کے بانی محترم مرزا ئے قادیان تھے۔

یہ تو درست ہے کہ مودودی صاحب نے جماعت احمدیہ کی نقل پر اپنی جماعت بنائی ہے لیکن یہ غلط ہے کہ آپ کا طریق "امن پسندی" ہے بلکہ محض فریب۔ امن پسندی ہے جیسا کہ خود شہاب نے بھی "گاندھی تحریک" کے متعلق فرمایا ہے کہ

میاں محمد طفیل نے گاندھی تحریک کی مثال پیش کر کے دو باتوں سے ایک بات کا اعتراف کیا ہے وہ یا تو سرے سے گاندھی جی کو سمجھتے ہی نہیں۔ اور ان کے ذہن میں یہ نکتہ آیا ہی نہیں کہ گاندھی تحریک بنیادی طور پر کسی غلط غیر فطری اور غیر تاریخی خیال کو پروپیگنڈا کے زور پر اچھالنے اور وقتی طور پر سچا ثابت کر دکھانے کا ایک خوبصورت نام ہے۔ اس کام کے لئے ہر وہ حربہ استعمال ہوتا ہے۔ جس کی پراپیگنڈا افادیت ہو۔ مثلاً گاندھی جی لنگوٹی باندھے انگلستان کی ٹھٹھرتی ہوئی سردی میں پہنچ گئے۔ یہ پروپیگنڈا کا بہترین طریقہ تھا جس کی اوٹ میں مسلمان قوم کو ہندو کا غلام بنانے کا خوفناک مطالبہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح ترک موالات پروپیگنڈا کا ذریعہ ہے نمک سازی پروپیگنڈا کا ذریعہ ہے۔ یہاں تک کہ خاموشی کے ساتھ پولیس کے ڈنڈے کھانے میں "پروپیگنڈہ افادیت" جتنی ہے وہ پولیس کو ڈنڈے مارنے میں نہیں ہے۔ یہ "گاندھی تحریک" کے بنیادی ستون ہیں جنہیں میاں صاحب نے نہیں سمجھا اور اسے "پُرامن تحریک" کا نام دے دیا۔ حالانکہ یہ ایک نہایت درجہ سامراجی تحریک کو چلانے کے ہتھیار تھے"

چنانچہ مودودی صاحب نے بھی اس قسم کے پروپیگنڈہ کی افادیت کے پیش نظر ۱۹۵۳ء میں احمدیت کے خلاف بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مگر جب سزا کا وقت آیا تو پہلو بدل لیا پھر آپ یہ تو دیکھئے کہ مودودی صاحب کتنی مرتبہ اپنی امن پسندی کی طفیل جیل میں گئے اور ایک دفعہ تو پھانسی کی سزا بھی ملی۔ اس لئے میاں طفیل محمد نے جماعت اسلامی کے طریق کار کی "گاندھی تحریک" سے جو مثال دی ہے سوچ سمجھ کر دی ہے اور "شہاب" کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ میاں طفیل محمد سرے سے گاندھی تحریک کو سمجھے ہی نہیں۔ اس طرح گو مودودی صاحب نے جماعت سازی جماعت احمدیہ کی نقل میں کی ہے تاہم آپ کے طریق کار "گاندھی تحریک" کی نقل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ گاندھی جی نے یہ ہتھیار غیر ملکی حکومت کے خلاف استعمال کیا تھا۔ مگر مودودی صاحب اپنوں ہی کی حکومت کے خلاف اس کو چلا رہے ہیں۔ اور اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ جو اسلام میں ممنوع ہے۔ جس طرح گاندھی جی کی تحریک بظاہر پُرامن تھی مگر دراصل سخت جارحانہ تھی۔ اسی طرح مودودی صاحب ادعا تو یہ کرتے ہیں کہ ان کی تحریک امن پسندانہ ہے لیکن حقیقت میں سخت متشددانہ ہے۔ اور ان کا منتہائے مقصود موقعہ پا کر اقتدار پر جبر سے قبضہ کرنا ہے۔ اور بالجبر انقلاب لانا ہے۔ جس کی جھلک ان کی تمام تحریرات میں موجود ہے۔ آپ نے جمہوریت کا لبادہ بھی اس منافقانہ ذہنیت کی وجہ سے زیب تن کیا ہے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

حدیث النبیؐ

مومن جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے کے لئے پسند کرے

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو۔

(بخاری کتاب الایمان)

قطعہ

ترے نورِ تجلی میں نہاں ہوں
نمایاں تر ہے تو میں بے نشاں ہوں
یہ کیفیت ہے کیا اسرار کیا ہے؟
تو میرے سامنے ہے میں کہاں ہوں؟

سعید احمد اعجاز

"نفرٌ من الجنّ" سے کون لوگ مُراد ہیں؟

بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ میں تحریکِ اشاعتِ اسلام

تاریخ کا ایک گمشدہ ورق

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

سورۂ احقاف اور سورۂ جنّ میں جنّوں کے قرآن سُننے کا ذکر ہے۔ "نفرٌ من الجنّ" سے کون لوگ مُراد ہیں؟ حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"اب رہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا سوال کہ اس وقت جو جنّ ایمان لائے تھے وہ کیسی مخلوق تھی۔ سو اس کے متعلق قرآن کریم سے ثابت ہے کہ وہ یہودی تھے کیونکہ وہ موسیٰ کی کتاب کا اور اس پر ایمان لانے کا ذکر کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ وہ یہودی لوگ تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو جنّ اسلئے کہا ہے کہ وہ باہر کے لوگ تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مخفی ملے تھے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نصیبین کے رہنے والے تھے۔ اور رات کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ (بخاری کتاب مناقب الانصار و مسلم جزء اوّل) واپس جاکر جو واقعہ ان کے اور ان کی قوم کے درمیان گزرا اللہ تعالےٰ نے اسی کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عرب لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے انہوں نے چھپ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ سے قرآن سُنا۔ جب واپس ہوئے تو دلوں نے گواہی دی کہ آپ سچّے ہیں اور اپنی قوم میں تبلیغ شروع کر دی۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صہ ۵۶۴)

سورۂ احقاف سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن سُننے والے جنّ تورات کے ماننے والے تھے۔ سورۂ جنّ سے ثابت ہے کہ ان کی قوم میں عیسائی عقائد بھی شائع تھے۔

وانّهٗ تعٰلیٰ جدّ ربّنا
ما اتّخذ صاحبةً وّلا
ولدا۔

حق یہ ہے کہ ہمارا رب بہت بلند شان والا ہے نہ اس نے کبھی بیوی بنائی ہے اور نہ بیٹا بنایا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت ان میں شائع تھی۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ یہود عیسائی اثر میں تھے

احادیث میں بھی جنّوں کے دو دفعہ قرآن سُننے کا ذکر ہے۔ پہلی دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نخلہ میں نمازِ فجر پڑھا رہے تھے کہ جنّوں نے چھپ کر قرآن سُنا اور چلے گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ بتایا گیا کہ جنّوں کے کچھ افراد نے قرآن سُنا ہے جس سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ وہ ایمان لے آئے۔ اب وہ اپنے لوگوں میں جاکر آپس میں تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ دوسری دفعہ انہی جنّوں کا ایک قاصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلانے آیا۔ چونکہ اسنے مخفی ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی آپ صحابہؓ کو بتائے بغیر اسکے ساتھ حراء کے علاقہ میں گئے وہاں آپ جنّوں کو ساری رات قرآن سُناتے اور تبلیغ فرماتے رہے ان دو روایتوں اور دوسرے قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ الجنّ پہلے نازل ہوئی اور سورۂ احقاف کی جنّوں والی آیات بعد میں۔ یہ دو الگ الگ ملاقاتیں ہیں۔ پہلی ملاقات بالمشافہ نہیں تھی مخفی تھی۔ خدا تعالیٰ نے وحی سے بتایا کہ کچھ جنّوں نے آپؐ کا قرآن سُنا ہے۔ وہ ایمان لے آئے۔ اب اپنے لوگوں کے ساتھ ان کا تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔ جب اس وفد نے باہمی مشورہ کے بعد فیصلہ کر لیا کہ پیغمبر عرب کا پیغام سچّا ہے اور مزید تحقیق کا اشتیاق پیدا ہوا تو وہ مکّہ معظمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ انہوں نے مخفی طور پر ایک قاصد مکّہ معظمہ بھیجا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلاکر حراء کے قرب و جوار میں لے گیا۔ وہاں تمام رات حضورؐ جنّوں کے اس وفد کو قرآن سُناتے اور تبلیغ فرماتے رہے۔ اب یہ وفد اپنے وطن کو لوٹا اور اہلِ وطن کو تورات کے بعد آنے والی کتاب کا پیغام پہنچایا۔ جنّوں کے باہمی تبادلہ خیال کا ذکر سورۃ الجنّ میں ہے اور ایمان لانے کے بعد وطن واپس لوٹنے اور قوم کو پیغامِ حق پہنچانے کا ذکر سورۂ احقاف میں علّامہ نووی شرح مسلم میں بیان فرماتے ہیں کہ سورۃ الجنّ کا واقعہ پہلے ہوا پہلی بار جنّ نخلہ میں مخفی طور پر قرآن سُن کر چلے گئے۔ حراء والی ملاقات جس میں جنّوں نے بالمشافہ قرآن سُنا بعد کا ہے۔

(مسلم جلد ۲ شائع کردہ مجلہ سعودیہ شرح مندرجہ صہ ۴۹)

ان قرائن قویّہ سے ظاہر ہے کہ سورۂ جنّ پہلے نازل ہوئی اور احقاف کی متعلقہ آیات بعد میں۔

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ قرآن سُننے والے یہود کون تھے؟ کہاں سے آئے؟ انکی تبلیغی مساعی کے نتائج کیا نکلے؟

احادیث میں ہے کہ وہ کسی دُور کے علاقہ سے آئے تھے۔ ان میں نصیبین کے جنّ بھی شامل تھے۔ نینویٰ، موصل اور حران کے بھی ابن کثیر نے جو روایات دی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ نخلہ میں قرآن سُننے والے جنّ نصیبین کے تھے۔ یہ روایت محمد بن کعب کی ہے۔ عبد العزیز بن عمر کی روایت میں ہے کہ جو جنّ آپؐ کو نخلہ میں ملے وہ نینوہ سے تھے اور جو مکّہ میں ملے وہ نصیبین کے تھے مجاہد کی روایت میں ہے کہ یہ سات تھے جن میں سے تین اہل حران میں سے تھے اور چار نصیبین سے۔ عکرمہ کی روایت میں ہے کہ وہ جزیرہ موصل کے تھے۔ اختلاف روایات کا حل کوئی مشکل امر نہیں تاریخ سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ بین جو کہ مشرق و مغرب میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ نبی موعود اور تورات کے بعد آنے والی وحی کا شدید انتظار تھا۔ یسعیاہ نبی نے "عرب بابت بعد الہامی کلام" پیش کیا ہے اس میں نبی موعود کی شدید مخالفت اور ہجرت کے علامات درج ہیں۔ اِس بشارت کی وجہ سے وہ یہ سمجھتے تھے کہ نبی موعود نے سرزمین عرب میں مبعوث ہونا ہے جب ان کو یہ پتہ لگا عرب میں کسی شخص نے نبوّت کا دعوےٰ کیا ہے اور اس کی مخالفت میں کفر ملّتِ واحدہ بن چکا ہے تو انہوں نے باہم مراسلت کے بعد فیصلہ کیا کہ اس پیغمبر کے پاس ایک وفد بھیجا جائے۔ یہ وفد افغانستان میں ترتیب دیا گیا۔ راستہ میں موصل۔ نینوہ۔ نصیبین اور حران کے نمائندے اس میں شامل ہوتے گئے یہ وفد منزلیں مارتا ہوا عرب میں پہنچا۔ یہود کی کسی نو آبادی میں انہوں نے مقام کیا۔ یہ چونکہ تاجروں کے لباس میں آئے کسی نے نہیں جانا۔ پہلے اس وفد نے اپنا ایک ہراول دستہ بھیجا جو کہ عربی سے روشناس تھا۔ وہ طائف سے ہوکر نخلہ سے گزر رہا تھا کہ اسے پتہ لگا کہ پیغمبر عرب عکاظ کے میلہ کے موقع پر تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں۔ وہ اپنے اصحاب سمیت نخلہ میں شب باش ہوئے ہیں۔ اس وفد کو ہدایت تھی کہ پیغمبر عرب کو ملے بغیر مخفی طور پر حالات معلوم کئے جائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر پڑھا رہے تھے۔ زبانِ نبویؐ سے قرآن کی مترنم آواز فضا میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔ اس وفد نے چھُپ کر بغور سب کچھ سُنا اور آپؐ کی مجلس کا رنگ دیکھا۔ درس القرآن سُنا۔ انہوں نے واپس جاکر اراکینِ وفد کو بتایا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سُنا ہے وہ ہدایت کی طرف لے جاتا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہم آئندہ کبھی اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ وفد کے یہ ارکان جنہوں نے قرآن سُنا غالباً عیسائی علاقہ سے آئے تھے۔ جب ان پر حق کھُل گیا تو پکار اٹھے:-

حق یہ ہے کہ ہمارا رب بہت بلند
شان والا ہے اور نہ اس نے
کبھی کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ
بیٹا بنایا ہے۔

عیسائی چونکہ یہ یقین کرتے تھے کہ اب کوئی انسان پیغمبر نہیں بن سکتا۔ نبوت یوحنا نبی پر ختم ہو گئی۔ اب الوہیت کا دَور ہے۔ خدا کا بیٹا آیا۔ اب اس کے بعد پیغمبر کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے فرمایا کہ یہ قرآن سُننے والے جنّ اس خیال کے تھے کہ اب کسی نے مبعوث نہیں ہونا۔ اگر لن یبعث اللہ احدا سے مُراد بعث بعد الموت ہے تو مروجہ تورات میں عالم آخرت کا عقیدہ مفقود ہے۔ یہودیوں میں عالم آخرت کے منکرین موجود تھے۔ بہرحال اس وفد کے ذریعہ ابتدائی معلومات حاصل کرنے کے بعد دوسرے اراکین وفد نے فیصلہ کیا کہ اب اس مدعیٔ نبوّت سے بالمشافہ ملاقات کی جائے۔ وہ اپنے جائے قیام سے روانہ ہوئے۔ انہوں نے حراء کے علاقہ میں کیمپ کیا۔ چولہے گرم کئے کھانا تیار ہوا۔ جب رات نے اپنی چھاؤنی ڈالی تو انہوں نے مکّہ والوں سے چوری چوری قاصد بھیجا وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لے گیا۔ وہ تمام رات آپؐ سے قرآن سُنتے رہے۔ اب سب کے سب اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ عیسائی جنّ بھی اور یہودی بھی۔ دوسرے وفد کے لئے حراء موزوں تھا

کے الفاظ قابلِ غور ہیں یعنی وہ ایک تحریک کے ماتحت آئے تھے۔ پہلے وفد نے تحریک کی اور وہ ان کو گھیر گھار کر لے آیا۔ واقعات کو اگر اس طرح ایک سلک میں پرو کر دیکھا جائے تو سارا اشکال دُور ہو جاتا ہے۔ اختلافات روایت کا بھی حل نکل آتا ہے۔ یہ بھی پتہ لگ جاتا ہے کہ سورۃ الجنّ والے کون لوگ تھے؟ اور سورہ احقاف والے کون؟

اب مجھے یہ بتانا ہے کہ یہ وفد افغانستان میں کس وقت اور کس طرح ترتیب دیا گیا؟

تاریخ میں ایک ہی قوم ہے جو کہ ظہورِ اسلام کے وقت سے لے کر آج تک مدعی ہے اس امر کی کہ وہ اسرائیل النسل ہیں۔ اس نے پیغمبر عرب کی بعثت کی خبر سُنکر ایک وفد حجاز میں بھیجا۔ اسنے حضورؐ سے قرآن سُنا وہ اسلام کی آغوش میں آگیا اور پھر اپنی قوم کو جاکر اسلام کی نعمت سے مالا مال کیا۔ یہ قوم، قوم افاغنہ ہے۔ وہ اس امر کے بھی مدعی ہیں کہ وہ بنی اسرائیل ہیں بخت نصر نے انہیں وادی غور کی طرف دھکیل دیا۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ اسلام میں آنے سے پہلے بہت سے اسرائیلی عیسائی بھی ہو گئے تھے حال ہی میں افغانستان کی وادی غور سے اُن اسرائیلیوں کی پوری نو آبادی کا انکشاف ہؤا ہے۔ بہت سی الواحِ قبور ملی ہیں جن میں ابدی نیند سلانے والوں کے اسماء اور بائیبل کی آیات لکھی ہیں اطالوی مشن کے ذریعہ کھدائیوں میں اس انکشاف کے بعد ساری دنیا کے علمی حلقوں میں تحقیق و جستجو کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اب بڑے بڑے سکالرز وہ حوالے تلاش کر رہے ہیں جو کہ افغانستان کے بنی اسرائیل ہونے پر شاہد ہیں افغانستان کا اسرائیلی وفد چونکہ نینوی۔ موصل، نصیبین اور حران کے راستے عرب میں آیا اور ان علاقوں کے نمائندے بھی اس میں شامل ہو گئے۔ اس لئے روایات میں ان علاقوں کا نام آیا ہے۔ اسرائیل کے اسباط عشرہ ان سب علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے عیسائیت بھی ان میں شائع تھی۔ سریانی عیسائیوں نے نصیبین اور ایڈلیسہ میں بڑی کامیابی حاصل کی۔ افغانستان میں تو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت سے عیسائیت شائع تھی۔

(۲)

افغان کس نسل سے ہیں؟ بہت سے حوالوں میں سے مَیں نے صرف ایک حوالہ انتخاب کیا ہے۔ یہ حوالہ علاوہ علامہ جمال الدین افغانی کا ہے۔ علامہ موصوف "پان اسلام ازم" تحریک کے علمبردار تھے اور مشرقی اور مغربی علوم سے بہرہ ور اور ایک عظیم شخصیت کے حامل۔ انہوں نے ایک مختصر کتاب "تاریخ افغانستان" کے نام سے لکھی ہے اس میں وہ افغان روایت درج کرتے ہیں جس کا اوپر ذکر ہؤا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"بعض کا خیال ہے کہ افغان اسباط بنی اسرائیل سے ہیں بخت نصر نے ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کرنے کے بعد انہیں کوہستان غور یا (وادی) غور میں آباد کیا تھا اور افغانیوں نے اپنے جدید وطن کا نام ملک شام کی ایک وادی غور کی یاد میں غور رکھا۔ اور ان کا نام بخت نصر کی نسبت سے بختو ہو گیا۔ جو اصل میں بختو تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ اس قوم کی آبادی بڑھ گئی۔ ان کے اور عرب کے یہودیوں کے درمیان سلسلہ مراسلت بھی جاری تھا جب عرب کے یہودی مسلمان ہوئے تو انہوں نے اپنا ایک شخص جس کا نام خالد تھا افغانستان میں بھیجا اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ افغانیوں نے ان کے پاس اپنے سرداروں کی ایک جماعت بھیجی جس میں ایک شخص قیس نامی بھی تھا جس کا سلسلہ نسب ۳۷ پشتوں کے بعد بنی اسرائیل سے اور ۵۵ پشتوں کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملتا تھا۔ خالد اس جماعت کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے۔ آنحضرتؐ نے ان سب پر اور خاص کر قیس پر بڑی نظرِ عنایت فرمائی اور اس کا نام عبدالرشید رکھا اور امیر کا لقب دیا اور فرمایا کہ یہ اس لقب کا مستحق ہے کیونکہ یہ ملوک بنی اسرائیل کی نسل سے ہے۔۔۔۔ اس وفد کی مساعی سے افغانستان مشرف بہ اسلام ہؤا۔

قیس کا نام اس وقت تک افغانستان میں نہایت عزت سے لیا جاتا ہے اور افغان اپنے نسب کو قیس تک پہنچانے میں بڑا فخر کرتے ہیں۔ ور افغانیوں کے پاس ایک شجرہ نسب بھی ہے جسے وہ آج تک معتبر سمجھتے ہیں یہ شجرہ بھی اُس کی تائید کرتا ہے کہ وہ اسباط بنی اسرائیل سے ہیں۔۔۔۔۔۔

ہاں افغانیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ وہ اسرائیل الاصل ہیں۔ باوجودیکہ ان کے ملک اور اسرائیلیوں کی سرزمین کے درمیان بڑی مسافت ہے۔

ان کے ملک میں ایک جگہ کا نام "خیبر" ہونا بھی بعض لوگوں کے نزدیک اس رائے کی تائید کرتا ہے کہ وہ اصل میں اسرائیلی ہیں۔۔

- - - - - - - - - -

افغانیوں کی بعض عادات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب انہوں نے اپنے ملک کو چھوڑ کر موجودہ وطن کی طرف ہجرت کی تو وہ نصرانی مذہب پر تھے۔ پھر بعد میں مسلمان ہو گئے۔ اب تک ان میں اپنے نصرانی اجداد کے بعض آثار پائے جاتے ہیں۔

تلخیص صـ ۲۳-۲۴

(تاریخ افغانستان از سیّد جمال الدین افغانی اردو ترجمہ)

سید جمال الدین افغانی کی اپنی رائے یہ ہے کہ افغان ایرانی الاصل ہیں لیکن انہوں نے کمال دیانتداری اور احتیاط سے افغان روائت قدیم ہم تک پہنچا دی اس روایت کی تائید میں افغانستان کے آثار قدیمہ بھی نکل آئے ہیں۔ اب ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ افغانوں میں جہاں ایرانی خون ہے وہاں اسرائیلی خون بھی اس قوم کے رگ وپے میں دوڑ رہا ہے۔ افغانستان میں ابتداً ایرانی الاصل لوگ بسے ہوئے تھے۔ بنی اسرائیل ان میں باہر سے آکر شامل ہو گئے۔ افغانیوں کے ۴۲ قبائل میں سے کئی ایک اسرائیلی الاصل ہیں۔

(۳)

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ افغانستان اور نصیبین کی طرف سے آنے والے وفد کو جن کیوں کہا گیا۔ عربی میں جنّ کے معنے پوشیدہ اور مخفی مخلوق کے ہیں۔ استعارۃً یہ لفظ بڑے لوگوں، پہاڑوں میں رہنے والے قبائل اور دیو ہیکل قوموں کے لئے مستعمل ہے۔ قرآن حکیم میں بھی اس کا استعمال انہی معنوں میں ہؤا ہے۔ یہود کے گمشدہ قبائل جو کہ مشرق میں افغانستان اور کشمیر کے پہاڑوں میں پھیلے ہوئے تھے مغرب میں نصیبین۔ موصل۔ نینوی کے دُور افتادہ پہاڑی علاقوں میں منتشر تھے وہ گمشدہ قبائل کہلاتے۔ عام طور پر مہذب دنیا سے مخفی ہونے کی وجہ سے اور پوشیدہ جگہوں میں رہنے کے باعث جنّ کا لفظ ان کے لئے بہت مناسب تھا۔ پھر اس لفظ میں ایک اخفاء کا پہلو بھی ہے۔ مکّی زندگی میں اس اخفاء کی ضرورت بھی تھی۔ باہر کے وفود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس دَور میں چھپ کر ملا کرتے۔ برملا اظہار مصلحت اور احتیاط کے خلاف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نصیبین اور افغانستان کے یہودیوں کے وفد کو جنّ کا نام دیا گیا۔ اس نام میں ایک اخفاء کا پہلو بھی ہے اور اظہار بھی۔ یہ نام اس وفد کے لئے ہر لحاظ سے مناسب تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب زلزلۂ عظیمہ کی پیشگوئی کو نظم کیا تو اس نظم میں حضورؑ کا یہ شعر بھی تھا ؎

مضمحل ہو جائیں گی اس خوف سے سب طاقتیں
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے مشورہ دیا کہ پہلے مصرعہ میں سب طاقتوں کے اضمحال کا برملا اظہار نہیں ہونا چاہیئے حضورؑ نے فرمایا یہ تو ایک پیشگوئی ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ خواجہ صاحب کے اصرار پر حضورؑ نے یہ شعر یوں کر دیا ؎

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جنّ و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی بحالِ زار

ظاہر ہے کہ یہاں جنّ و انس کے معنے چھوٹی بڑی قوموں کے ہیں۔

الغرض دنیا کی ہر زبان میں جہاں جنّ کا لفظ بد ارواح کے لئے مستعمل ہے وہاں محاورہ میں اس کا استعمال دیو ہیکل لوگوں، مخفی ہستیوں اور بڑے لوگوں کے لئے بھی ہوتا ہے۔

(۴)

افغانوں کی روایت قدیم میں کچھ زوائد بھی ہیں جو کہ مرور زمانہ کے ساتھ شامل ہو گئے مثلاً روایت کی یہ صورت کہ مدنی زندگی میں وفد آیا تھا بالبداہت غلط ہے۔ سیّد جمال الدین افغانی نے روایت کا وہ حصہ لیا ہے جو کہ حشو و زوائد سے پاک ہے لیکن اس سے بھی یہ تأثر ملتا ہے کہ وفد مدنی زندگی میں آیا تھا۔ حالانکہ مدنی زندگی میں اس قسم کے کسی وفد کا پتہ نہیں ملتا۔ ہاں مکّی زندگی میں ایسے وفد کی آمد کا پتہ ملتا ہے۔ سب سے ثقہ شہادت قرآن حکیم کی ہے۔ قرآن کریم کی دو مکّی سورتوں میں وفد کی آمد کا ذکر ہے۔

بہرکیف افغانستان اور نصیبین میں اسلام کی اشاعت کا آغاز اسی وفد نے کیا۔ تاریخ کا یہ گمشدہ ورق دنیا کے سامنے کُھل کر آنے والا ہے +

ضروری اعلان

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کیلئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں محصول ڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

	روپے	پیسے
(۱) غلبہ حق	۲	۲۵
(۲) شانِ مسیح موعود	۰	۵۰
(۳) حافظ کسیرپوری کے وساوس کا ازالہ	۰	۵۰
(۴) مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۱	۵
(۵) " " جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء	۲	۰۰
(۶) احمدیہ تحریک پر تبصرہ		۵۰
(۷) نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۰	۵۰
(۸) بشارات ربانیہ	۰	۱۲
(۹) چار تقریریں متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ	۲	۰۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

وقف عارضی اور اُس کی اہمیت

(۱)

(مکرم لطیف احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ ساہیوال)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ کہ امام ڈھال ہے جس کی پناہ میں رہ کر جنگ لڑی جاتی ہے۔ گویا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ کامیابیوں کے حصول کا محور اور سعادتوں کا مرکز خلیفہ اور امام کی ذات ہوتی ہے۔ اور جماعت کی ترقی اور بقا امام کی اطاعت کے ساتھ وابستہ ہے اور اسکی تقدیر کی تاریں امام کے وجود سے ملی ہوتی ہیں اسکے بغیر جماعت اُس ریوڑ کی مانند ہے جو بغیر چرواہے کے جنگل میں درندوں کی زد میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

خلیفہ اور امام کو خدا تعالیٰ فراست اور ایمانی قوت عطا فرماتا ہے وہ ہر ایسی لغزش سے محفوظ رکھا جاتا ہے جو بحیثیت قوم یا بحیثیت جماعت نقصان کا احتمال اپنے اندر رکھتی ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون قدرت ہے کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست اور دل قوی ہونے کی روح اس میں پھونکی جاتی ہے"

(روحانی خزائن جلد ۶، ص ۱۸۵)

پس جب کوئی وجود خلافت کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوتا ہے پایا جاتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا تائید یافتہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی ڈھال بن جاتا ہے۔ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جو اسے دوسرے تمام وجودوں سے ممتاز کر دکھاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے سنہری ادوار اس حقیقت کے عملی ثبوت ہیں کہ خلیفہ کی ذات ہی مہبط انوار الٰہیہ ہوتی ہے اور پھر خلافت ثالثہ کا ڈیڑھ سال کا قلیل عرصہ بھی مزید اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ جماعت کی برکات اور حصول فیضان کا سرچشمہ خلیفہ وقت ہی ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خدا تعالیٰ نے اس قلیل مدت میں جماعت کو کئی تحریکوں کے ذریعہ ترقی دینے کی توفیق بخشی

ان تحریکوں میں سے ایک وقف عارضی کی تحریک ہے جو بہت بابرکت۔ مفید اور ایمان افروز تحریک ہے۔

یہ تحریک قلب و جان کو مصفا کرتی اور اسے اس دنیا سے بے تعلقی کا سبق دیتی ہے اور اس کے ذہن میں ایمان کی حلاوت پیدا کرتی ہے۔ اسے ایسا موقعہ میسر آتا ہے کہ وہ دنیا میں رہتا ہوا بھی دنیا سے بہت دور اپنے ذہن کو فارغ کر کے صرف خدا تعالیٰ میں محو ہو جاتا ہے نہ صرف خود اپنی اصلاح کرنا بلکہ اپنے کمزور ایمان والے بھائیوں کے لئے آب حیات مہیا کرنا۔ انہیں ایمان کی چاٹ لگانا اور مادیت سے روحانیت کی طرف کھینچنا۔ اور اپنے نفس سے متواتر جنگ جاری رکھنا یہ وہ روحانی پھل ہیں جو اس بابرکت تحریک کے نتیجہ میں ہمیں مل رہے ہیں۔

یہ ایک ایسی مبارک تحریک ہے کہ ایک ہی وقت میں جانی اور مالی اور جذباتی قربانیوں پر مشتمل ہے۔ گویا خدا کی خاطر اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ کر درویشی اختیار کرنا اس تحریک کا مقصد ہے۔ درویشی میں صرف اپنی اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ مگر وقف عارضی کی اس بابرکت تحریک میں نہ صرف اپنی اصلاح مدنظر ہے بلکہ اپنے بھائیوں کی رشد و ہدایت بھی مطلوب ہے۔ مبارک وہ جو اس بابرکت تحریک میں حصہ لے کر اپنے مولا کریم کی طرف جھکتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا ان سے وعدہ ہے کہ

یغفر لکم ذنوبکم
ویدخلکم جنّٰت
تجری من تحتها
الانهٰر ومساکن
طیبة فی جنّٰت عدنٍ
ذالک الفوز العظیم ۝
واُخریٰ تحبونها
نصر من الله وفتح
قریب وبشر
المومنین ۝

(سورہ صف ع ۲)

(۲)

از مکرم میجر سید محمود احمد شاہ صاحب
بخاری کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت سے پانچ ہزار واقفین عارضی کا مطالبہ کیا ہے جو دو ہفتہ یا چار ہفتہ یا چھ ہفتہ حسب توفیق و حالات اپنے خرچ پر متعین کردہ مقام پر جماعت میں تعلیم و تربیت۔ تنظیم اور اصلاح و ارشاد کا کام کریں گے۔

عجب حسن اتفاق ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف عارضی کے پانچ ہزار مجاہدین کے لئے من انصاری الی اللہ کی تحریک فرمائی ہے اور آج سے بتیس سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جب تحریک جدید کا آغاز کیا تھا تو اس میں بھی پانچ ہزار مجاہدین نے لبیک کہہ کر میدان عمل میں حصہ لیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کشف میں یہی دیکھا تھا کہ

"پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا"

(تذکرہ ص ۶۵۰ طبع اول ۱۹۳۵ء بحوالہ ازالہ اوہام)

درحقیقت الٰہی جماعتوں کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلابات گھر بیٹھے وقوع پذیر نہیں ہو جاتے بلکہ اپنے امام کی آواز پر مجنونانہ وار لبیک کہہ کر میدان عمل میں کودنا پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سعی اور جد و جہد کرنا پڑتی ہے تب اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوتا ہے اور نصرت عطا ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی باون سال کی بابرکت طویل خلافت میں اپنی اپنی عمر کے مطابق ہم سب نے کافی عرصہ تک حضور سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی جو کچھ جانتا ہے دوسروں کو بتانے اور سکھانے کے لئے اب پیش قدمی کا وقت ہے۔ تحریک جدید میں بھی وقف ایام اور وقف رخصت کی شقیں شامل تھیں لہٰذا وقف عارضی انہی موتیوں کی لڑی کا ایک موتی ہے جس کی آواز خلیفہ وقت کی طرف سے آج پھر بلند ہوئی ہے۔

امام وقت کی آواز من انصاری الی اللہ پر وقف عارضی بلند ہوئی ہے علم و عرفان کی رو سے ہم خواہ کتنے ہی کم علم ہوں۔ مگر ہمیں خلیفہ وقت کی آواز پر نحن انصار اللہ کہہ کر آگے بڑھنے کی سعادت حاصل کرنی چاہیئے اور پھر دیکھنا چاہیئے کہ ہماری جد و جہد اور فریضہ تنظیم و تبلیغ و تربیت میں اللہ تعالیٰ کس طرح مددگار بنتا ہے اور خود ہماری ذات کے لئے یہ امر کتنا مفید ثابت ہوتا ہے اگر احساس کمتری کو بالائے طاق رکھ کر تفسیر صغیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند ایک کتب ہمراہ لے کر ایک احمدی گھر سے نکل جائے تو کافی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی دوست کو اپنے حالات کے مطابق دو ہفتہ۔ چار ہفتہ یا چھ ہفتہ کے لئے سال میں حضرت اقدس کی خدمت میں اپنا نام پیش کرنا چاہیئے۔

اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آواز پر پانچ ہزار احباب جماعت جلد اپنے نام حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر لیں اور میدان عمل میں نکل کھڑے ہوں تو حضرت مصلح موعود کی اس آرزو کا ایک خوشگوار منظر بہت جلد سامنے آ جائے گا۔ کہ ؎

پانی کر دے علوم قرآں کو
گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

ایک تقریری مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۷ اپریل کو نماز مغرب کے بعد مسجد محمود میں ایک بین المجالس تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں دس مقررین نے حصہ لیا۔

اس مقابلہ میں مکرم سفیر الحق صاحب دارالرحمت ربوہ اور مکرم عبد الکریم صاحب خالد۔ ربوہ نے علی الترتیب اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی۔ مکرم عبد المجید صاحب انور لائلپور اور مکرم اعجاز احمد صاحب۔ لائلپور سپیشل انعام کے مستحق قرار پائے

تقریری مقابلہ کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور خطاب فرمایا۔ (ناظم تعلیم)

اعلان دار القضاء

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید حسین شاہ صاحب ساکن محلہ دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم سید حسین شاہ صاحب مرحوم ۲۰/۳/۶۷ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ایک امانتی رقم مبلغ -/۱۲ ۱۸۰۰ روپے کھاتہ نمبر ۱۰۲۵ تحریک جدید ربوہ میں جمع ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بطور حصہ جائداد بموجب وصیت مرحوم دے کر بقیہ رقوم مجھے دلوائی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء

دعائیہ فہرست جماعت احمدیہ ملتان

(مرسلہ مکرم محمد انور صاحب ہاشمی سیکرٹری تحریک جدید)

۱	ملک محمود احمد صاحب ریڈیو مکینک معہ لواحقین	۸۰ — ۰۰
۲	سید محمد رشید صاحب ہاشمی اوورسیر	۳۰ — ۰۰
۳	قاضی سعید احمد صاحب سعید	۲۵ — ۰۰
۴	چوہدری بشیر احمد صاحب جینکو	۴۵ — ۰۰
۵	شیخ رشید احمد صاحب	۱۴ — ۲۵
۶	شیخ جلیل احمد صاحب	۲۰ — ۰۰
۷	حافظ عبد المالک صاحب	۱۰ — ۷۵
۸	میاں مبارک الدین صاحب بذریعہ سیٹھ رشید الدین صاحب	۱۰۰ — ۰۰
۹	چوہدری منظور احمد صاحب	۱۰۵ — ۰۰
۱۰	سید محمد انور صاحب ہاشمی	۴۵ — ۰۰
۱۱	آغا محمد بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۲۰ — ۰۰
۱۲	مختار بیگم صاحبہ	۱۰ — ۰۰
۱۳	ملک بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکوز	۱۰۰ — ۰۰
۱۴	نعمت علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۲۶ — ۰۰
۱۵	چوہدری منیر احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
۱۶	سید احمد حسین صاحب مرحوم	۴۰ — ۰۰
۱۷	سید محمد یوسف صاحب	۲۰ — ۰۰
۱۸	میاں محمد سعید صاحب	۲۰ — ۰۰
۱۹	میر نذر الحق صاحب	۲۰ — ۰۰
۲۰	چوہدری عنایت اللہ صاحب بھٹی	۲۰۰ — ۰۰
۲۱	سید نذر الاسلام صاحب	۱۲ — ۰۰
۲۲	نسیم احمد صاحب	۱۱ — ۰۰
۲۳	اقبال بیگم صاحبہ	۱۵ — ۲۵
۲۴	چوہدری ہدایت اللہ صاحب	۱۰ — ۰۰
۲۵	دفعدار منیر احمد صاحب	۴۰ — ۰۰
۲۶	اہلیہ سیٹھ اللہ جوایا صاحب	۱۰ — ۲۵
۲۷	عبد الرشید صاحب سٹوڈنٹ	۱۳ — ۰۰
۲۸	اہلیہ صاحبہ رشید احمد خان	۱۰ — ۰۰
۲۹	زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد المنان صاحب مربی	۱۰ — ۰۰
۳۰	چوہدری سعید احمد صاحب	۱۵ — ۰۰
۳۱	اعجاز احمد صاحب طارق	۲۰ — ۰۰
۳۲	میاں رفیق احمد صاحب سے ۱۶۰.۵۰	۱۰۰ — ۰۰
۳۳	چوہدری عبد اللطیف صاحب پاک نیروکس	۵۰۵ — ۰۰
۳۴	کرنل پیر ضیاء الدین صاحب معہ لواحقین	۲۴۷ — ۰۰

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

میری والدہ صاحبہ (اہلیہ مرزا شریف احمد صاحب مرحوم) چند روز سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا نفیس احمد کارکن نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ)

۲۔ میرے ابا جان محمد ظہیر الدین احمد صاحب پر ایک مقدمہ بنا ہوا ہے۔ ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائی جاوے۔

محی الدین مبشر دارالرحمت شرقی ربوہ

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ہماری بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ان کی ایک فہرست حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے آمین

۱۸۶۔ محترمہ شاکرہ بی بی صاحبہ چنڈ حاکم والہ ضلع شیخوپورہ = بالی طلائی ایک عدد

۱۸۷۔ محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ " " " = بالی طلائی ایک عدد

۱۸۸۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحیم صاحب لاہور = بندے طلائی ایک جوڑی

۱۸۹۔ محترمہ فرخندہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب گلبرگ لاہور = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۹۰۔ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد ابراہیم صاحب جہلم = بالی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان ــــ امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۳ اپریل ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوگا۔ تمام تنظیمیں کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچیاں اس امتحان میں شامل ہوں۔ امتحان کے لئے نصاب درج ذیل ہے۔

چھوٹا گروپ ۱۔ کتاب ہمارا آقا نصف اول

۲۔ التحیات تک نماز باترجمہ

۳۔ کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا

چاند دیکھنے کی دعا۔

بڑا گروپ ۱۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ

۲۔ قرآن کریم پہلا پارہ نصف باترجمہ

۳۔ دعا نماز جنازہ۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ وضو کرنے کی دعا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ اول چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ اول حضرت چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ۱۷ اپریل کو بعد نماز مغرب بعمر قریباً ۸۵ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صحابیہ تھیں اور ۱/۳ حصہ کی موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۱۸ اپریل کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بلند درجات عنایت فرمائے اور پسماندگان لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

"ضروری تصحیح" ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر کے لئے ۳۱۳/- یا زائد عطایا دینے والے حضرات کی فہرست جو کہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۷ء کو قسط اول کے طور پر شائع ہوئی ہے اس میں نمبر ۴۲۔ حمید اللہ کی بجائے حمید احمد۔ نمبر ۲۶ محمد حسن کی بجائے محمد حسین اور نمبر ۲۷ پر عبد الحمید کی بجائے عبد المجید پڑھا جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

٭۔ راولپنڈی ۲۰ اپریل۔ مقدموں کے فیصلوں میں تاخیر اور جھوٹی گواہیوں کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے قانونی اصلاحات کا کمیشن قائم کرنے کا اعلان کیا ہے کمیشن کے چیئرمین سپریم کورٹ کے جسٹس حمود الرحمٰن ہوں گے۔ اس کے ارکان کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر ایس ایم ظفر نے صدر ایوب سے ملاقات کے فوراً بعد ایک پریس کانفرنس منعقد کی اور اس میں کمیشن کے بارے میں ضروری تفصیلات بتائیں۔

وزیر قانون نے کہا کہ کمیشن میں عدالتوں وکیلوں اور حکومت کے نمائندوں کے علاوہ پبلک کے نمائندے بھی شامل کئے جائیں گے۔ کمیشن میں ارکان کی شمولیت کا فیصلہ صوبائی حکومتوں اور کمیشن کے چیئرمین کے مشورہ سے کیا جائے گا۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ کمیشن ایک ماہ کے اندر کام شروع کر دے گا اور ایک سال کے اندر اپنی سفارشات مرکزی حکومت کو پیش کر دے گا۔ اس عرصہ کے دوران کمیشن حکومت کو عبوری سفارشات پیش کرے گا۔ اور قابل عمل سفارشات کو فوری طور پر عملی صورت دے دی جائے گی

٭ نئی دہلی۔ ۲۰ اپریل۔ نئی دہلی کے سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر رشی کیش نے بالواسطہ طور پر بھارت کے موجودہ نائب وزیر اعظم مسٹر مرارجی ڈیسائی پر گاندھی کے قتل کی سازش میں حصہ لینے کا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قتل کے بعد جب دہلی کے پولیس افسر ملزموں کی گرفتاری کے لئے بمبئی پہنچے تو عملاً انہیں قید رکھا گیا۔ وہ نہ تو تحقیقات مکمل کر سکے اور نہ ہی ملزموں کو گرفتار کر سکے اور چند دن بعد بڑی مشکل سے دار الحکومت واپس پہنچے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملزم مولانا آزاد اور پنڈت نہرو کو بھی قتل کر دینا چاہتے تھے۔ جن دنوں گاندھی قتل کئے گئے اس وقت بمبئی کے وزیر اعلیٰ مرارجی ڈیسائی تھے۔

مسٹر رشی کیش نے یہ انکشاف اس کمیشن کے سامنے کیا ہے جو آج کل گاندھی جی کے قتل کی تحقیقات کر رہا ہے۔ وہ قتل کے زمانہ میں دہلی کے سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے اور اس پارٹی میں شامل تھے جو ملزموں کو گرفتار کرنے بمبئی گئی تھی۔

●۔ کراچی ۲۰ مارچ۔ ایئر مارشل محمد اختر کو پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کا جنرل مینجر اور سینئر وائس پریذیڈنٹ مقرر کر دیا گیا ہے اس عہدہ پر وہ پی آئی اے کارپوریشن کے صدر کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ آج کل وہ پاکستان فضائیہ کی آپریشنل کمانڈ کے افسر اعلیٰ ہیں۔

ایئر مارشل اختر ۱۹۰۱ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا اور ۱۹۴۱ء میں انڈین ایئر فورس میں بطور پائلٹ شامل ہو گئے دوسری جنگ عظیم میں وہ برما کے محاذ پر خدمات انجام دیتے رہے قیام پاکستان پر وہ پاکستان فضائیہ کے مختلف شعبوں میں اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں وہ اعلیٰ تربیت کے سلسلہ میں برطانیہ بھی ہو آئے ہیں۔ ۱۹۶۴ء میں انہیں ستارہ خدمت ملا۔

● کراچی ۲۰ اپریل فلسطین کے محاذ آزادی کی کمان کونسل ایک جلا وطن حکومت قائم کرنے پر غور کر رہی ہے ریڈیو قاہرہ نے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس سلسلے میں کونسل کا ایک اجلاس جلد ہی طائف میں منعقد ہو گا۔

● کلکتہ ۲۰ اپریل بھالوں اور نیزوں سے مسلح ۵۰۰ ناگیوں نے کل ایک گاؤں مالیہ پر حملہ کر کے تین افراد کو ہلاک کر دیا۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک عورت بھی شامل ہے

پولیس کے مطابق ملزم مقتولین سے ایک زمین کا قبضہ لینا چاہتے تھے گزشتہ اتوار کو بھی یہ قبائلی قبضہ لینے آئے تھے مگر ان کی تعداد تھوڑی تھی اس لئے گاؤں والوں نے انہیں بھگا دیا۔ اس مرتبہ انہوں نے باقاعدہ مسلح حملہ کیا اور تین آدمیوں کو ہلاک کرنے کے علاوہ ۲۸۰۵ مکانات کو آگ لگا دی پولیس کے آنے سے قبل وہ پورے گاؤں کو لوٹ چکے تھے

٭۔ قاہرہ ۲۰ اپریل۔ بھارت کے دفتر خارجہ کے سیکرٹری مسٹر چندر شیکھر جھا نے کل عرب جمہوریہ کے دفتر خارجہ کے حکام سے ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے سمجھوتہ کے بارے میں بات چیت کی وہ ان دنوں غیر ملکی دورہ پر ہیں قاہرہ سے وہ جنیوا اور پھر روم جائیں گے۔

●۔ پیرس ۲۰ اپریل۔ فرانس کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کا ملک مغربی یورپ کے تمام ممالک سے اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کا خواہشمند ہے انہوں نے کہا ان ملکوں سے ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں جنہیں ہم برقرار رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ بھی فرانس کا دوست ہے لیکن دونوں ملکوں میں چند غلط فہمیاں ہیں جو جلد یا بدیر دور ہو جائیں گی۔

●۔ کراچی ۲۰ اپریل۔ پاکستانی تاجروں کا ایک نورکنی وفد کل صبح سیلون اور پاکستان کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے کولمبو روانہ ہو گیا۔ وفد کے قائد ایکسپورٹ پروموشن بیورو کے وائس چیئرمین مسٹر وزیر علی ہیں۔

وفد کے ارکان کولمبو میں قیام کے دوران سیلونی تاجروں کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام سے بھی ملاقات کریں گے اور تجارت بڑھانے کے مسئلہ پر ان سے بات چیت کریں گے۔ وفد سیلون کو پاکستانی مصنوعات برآمد کرنے کے سلسلہ میں بھی گفت و شنید کرے گا۔ اس وقت پاکستان سیلون کو خشک مچھلی خام کپاس، مصالحے، ہلدی۔ آلو۔ سیاہ مرچ اور دھنیا کے بیج۔ سوتی کپڑا، اخبار کا کاغذ، کھیلوں کا سامان بجلی کا سامان ربڑ کی مصنوعات۔ طبی مصنوعات، رنگ وارنش اور پلاسٹک کی مصنوعات بھیجتا ہے

●۔ نئی دہلی: ۲۰ اپریل۔ بہار کی صوبائی حکومت نے صوبہ کے کئی علاقوں کو قحط زدہ قرار دے دیا ہے۔ ان علاقوں میں آبیانہ اور لگان اور حکومت کے دوسرے ٹیکس وصول نہیں کئے جائیں گے۔

●۔ نیویارک ۲۰ اپریل۔ عدن کے متعلق اقوام متحدہ کا مشن لندن سے نیویارک روانہ ہو گیا ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

سے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

”اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے۔ وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے“

احباب جماعت حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے

ناظم اشاعت - مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ اور پنج وقتہ نمازوں کا التزام

بے نماز شخص ہرگز احمدی نہیں ہے

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جو دس شرائط بیعت شائع فرمائیں ان میں بیعت کنندہ کے لئے تیسری شرط یوں ہے کہ وہ اقرار کرے کہ:

"بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

اس سے ظاہر ہے کہ جو شخص پنج وقتہ نمازوں کی پابندی نہیں کرتا وہ جماعت احمدیہ میں داخل نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط کے مطابق احمدی نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندگی بھر نماز کی حکمت اور اس کی برکتوں پر صدہا صفحات تحریر فرمائے ہیں اور زبانی تقاریر میں بے شمار مرتبہ اپنے ماننے والوں کو نمازوں کی پابندی کی تلقین فرمائی ہے۔ چونکہ انسان حکمت کو سمجھے بغیر پورے انشراح اور کامل صدق دلی سے تعمیل حکم نہیں کر سکتا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنج وقتہ نمازوں کی فلاسفی کھول کھول کر بیان فرمائی ہے۔ کشتی نوح میں حضور علیہ السلام نے پانچ نمازوں کے اوقات کی حکمت پر مفصل گفتگو فرمائی ہے۔ آخر پر حضور تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء و قدر تمہارے لئے لائے گا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولا کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے"

(کشتی نوح)

پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو تعلیم دیتے ہوئے نہایت واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح)

اندریں حالات یہ ایک کھلی صداقت ہے کہ احمدیہ سلسلہ میں داخل ہونے اور احمدی کہلانے کے لئے یہ بنیادی شرط ہے کہ انسان پنجگانہ نمازوں کا پابند ہو اور انہیں حکم خدا اور رسول کے مطابق ادا کرنے والا ہو۔ پس ہر احمدی کے لئے وہ مرد ہو یا عورت پنج وقتہ نماز کا التزام ضروری ہے بلا ناغہ نماز کا پڑھنا لازمی ہے شرائط کے مطابق اور باجماعت نماز پڑھنا فرض ہے جو شخص نمازوں کی پابندی نہیں کرتا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں ہرگز احمدی نہیں ہے۔

خاکسار ابوالعطاء
نائب ناظر اصلاح و ارشاد
ربوہ

محترم مہر قطب الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

میرے والد محترم مہر قطب الدین صاحب رضی اللہ عنہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا مورخہ ۱۵ اپریل کو ۱/۲ ۹ بجے شب بعمر ۸۵ سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۱۶ اپریل کو بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی نیز جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعدہٗ مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔

محترم والد صاحب مرحوم ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے اس وقت آپ کی عمر ۱۳ سال تھی۔ آپ قادیان ہی کے رہنے والے تھے اور ہجرت تک وہیں مقیم رہے قیام پاکستان کے بعد آپ نے بقیہ عمر ربوہ میں گذاری بہت مخلص دعاگو اور صاحب رؤیا بزرگ تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم والد صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز پس ماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (ٹھیکیدار غلام محمد ابوالبرکات۔ ربوہ)

کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین کی پنشن کی شرح میں اضافہ

حکومت پنشنروں کو ۷۴ لاکھ روپے کے بقایاجات ادا کرے گی

لاہور ۲۱ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے پنشن ریٹ میں اضافہ کر دیا ہے اور ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی سہولت کے لئے قواعد جاری کئے ہیں۔ اس سے مجموعی طور پر ۱۴ لاکھ افراد کو فائدہ پہنچے گا۔

پنشن کے نئے قواعد یکم جولائی ۱۹۶۶ء سے نافذ العمل قرار دیئے گئے ہیں۔ اس طرح ریٹائر ہونے والے ۷۴ ہزار ملازمین کو ۷۴ لاکھ روپے کے بقایاجات ادا کئے جائیں گے۔ حکومت نے اس سلسلہ میں اکاؤنٹنٹ جنرل کو ہدایت کی ہے کہ وہ تمام پنشنروں کے بقایاجات ۳۰ جون تک ادا کرنے کے لئے کاغذات مکمل کر دیں۔

مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ و اطلاعات سید احمد سعید کرمانی نے کل اس سلسلہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نئے پنشن رولز کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ ریلوے اور دیگر سرکاری ملازمین کو ان قواعد و ضوابط سے فائدہ پہنچے گا۔ مقابلۃً کم تنخواہ پانے والوں کو پنشن کے زیادہ ریٹ دیئے جائیں گے۔ ان کا اطلاق تمام پنشنروں پر ہوگا اور آئندہ جو لوگ ریٹائر ہوں گے ان کے مفادات کا بہتر طور پر تحفظ کر دیا گیا ہے۔

پنشن کے نئے قواعد کے مطابق ۳۰ سالہ ملازمت کے بعد ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن زیادہ ہو گی۔ قبل ازیں ۲۵ سال کی ملازمت کے بعد جو افراد ریٹائر ہوتے تھے ان کو بھی وہی پنشن ملتی تھی جس کے حق دار ۳۰ سالہ ملازمت کرنے والے افراد ہوتے تھے۔ لیکن اب جو لوگ ۲۵ سال کی ملازمت کے بعد مزید ۵ سال دفاتر میں کام کریں گے دفتر کی سالانہ ترقی کے ساتھ ساتھ پنشن میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ پنشن کی رقم کی حد ۷ ہزار روپے سالانہ سے بڑھا کر ۱۲ ہزار روپے کر دی گئی ہے سپیشل ایڈیشنل پنشن اس کے علاوہ ہو گی۔ تین ہزار روپے ماہانہ تنخواہ پانے والے سرکاری افسروں کی پنشن کی شرح اوسط تنخواہ پر ۳۳ فیصد ہو گی جب کہ ایک ہزار ماہانہ اور اس سے کم تنخواہ پانے والے افراد کی پنشن کی شرح اوسط تنخواہ پر ۶۰ فیصد مقرر کی گئی ہے اس طرح کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی پنشن کی شرح زیادہ کر دی گئی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲